سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۹ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات موسم کی خرابی کی وجہ سے نیند دیر سے آئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھُمَّ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے

جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے

"ایاک نعبد و ایاک نستعین ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی امداد چاہتے ہیں۔ ایاک نستعین پر ایاک نعبد کو تقدم اس لئے ہے کہ انسان دعا کے وقت تمام قویٰ سے کام لیکر خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے۔ یہ ایک بے ادبی اور گستاخی ہے کہ قویٰ سے کام نہ لے کر اور قانونِ قدرت کے قواعد سے کام نہ لے کر آوے مثلاً کسان اگر تخم ریزی کرنے سے پہلے ہی یہ دعا کرے کہ الٰہی اس کھیت کو ہرا بھرا کر اور پھل پھول لا تو یہ شوخی اور ٹھٹھا ہے۔ اسی کو خدا کا امتحان اور آزمائش کہتے ہیں جس سے منع کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ خدا تم کو مت آزماؤ۔ جیسا کہ مسیح علیہ السلام کے مائدہ مانگنے کے قصہ میں اس امر کو بوضاحت بیان کیا گیا ہے۔ اس پر غور کرو اور سوچو۔ سچی بات یہ ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اور اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ اس مقام پر ذرا خاص غور کریں جو کہتے ہیں کہ جب دعا ہوئی تو اسباب کی کیا ضرورت ہے۔ وہ نادان سوچیں کہ دعا بجائے خود ایک مخفی سبب ہے۔ جو دوسرے اسباب کو پیدا کر دیتا ہے اور ایاک نعبد کا تقدم ایاک نستعین پر جو کلمۂ دعائیہ ہے اس امر کی خاص تشریح کر رہا ہے۔ غرض عادت اللہ ہم یونہی دیکھ رہے ہیں کہ وہ خلقِ اسباب کر دیتا ہے۔ دیکھو پیاس کے بجھانے کے لئے پانی اور بھوک کے مٹانے کے لئے کھانا مہیا کرتا ہے مگر اسباب کے ذریعہ۔ پس یہ سلسلۂ اسباب یونہی چلتا ہے اور خلقِ اسباب ضرور ہوتا ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

اخبارِ احمدیہ

— ربوہ ۲۹ جون۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور ایک اہم تربیتی خطبہ دیا۔

ربوہ کا موسم ربوہ ۲۹ جون (۹ بجے صبح) دو دن کی انتہائی شدید گرمی کے بعد گذشتہ رات سوا دس بجے کے قریب یہاں شدید آندھی آئی اور گرج چمک اور طوفانِ گرد و باد کے ساتھ تیز بارش بھی ہوئی جس کا سلسلہ قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد بارش تو رک گئی لیکن بادل چھائے رہے اور رات گئے تک تیز جھکڑ چلتا رہا۔ آج صبح سے مطلع ابر آلود ہے اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ نیز وقفہ وقفہ سے بارش کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ جس کی وجہ سے موسم بہت خوشگوار ہو گیا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بخیریت لاہور پہنچ گئے

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۹ جون۔ لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کل مورخہ ۲۸ جون کو بخیریت ربوہ سے لاہور پہنچ گئے۔ سفر بفضلہ تعالیٰ آرام سے گزرا۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی علاج کی غرض سے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ کافی دنوں سے آپ کی طبیعت سوزشِ بول شدید بے چینی اور ضعف کی وجہ سے سخت ناساز چلی آرہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا شافی خدا اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۰ جون ۶۳ء

قُل ھُوَ اللہُ اَحَد

عیسائی مستشرقین نے تثلیث کا جواز ثابت کرنے کے لئے توحید باری تعالےٰ کے متعلق عجیب عجیب استدلال کیا ہے۔ مسٹر کیش جنہوں نے اسلام کے متعلق کئی ایک کتب شائع کی ہیں۔ اسلام کے خدا کے متعلق لکھتے ہیں کہ چونکہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صحرا میں پیدا ہوئے اور صحرا ہی میں آپ نے نشوونما پائی اس لئے آپ کا تصور خدا ایک ایسے خدا کا تصور ہے جس میں یگانگی اور یکتائی کا اظہار کیا گیا ہے گویا اس مستشرق کے نزدیک توحید باری تعالےٰ کا تصور صرف صحرائی ماحول کا اثر ہے۔

یہ خیال مسٹر کیش ہی کا نہیں ہے بلکہ عام عیسائی مفکرین نے تثلیث کے جواز کے لئے توحید کے تصور کو ایک خشک خدا کا تصور بیان کیا ہے ان کے نزدیک واحد خدا محبت وغیرہ کے قابل نہیں تین میں ایک اور ایک میں تین کا مرکب خدا ہی ایسا خدا ہو سکتا ہے جس کو اپنی مخلوق کے ساتھ رابطہ ہو سکتا ہے ورنہ توحید کا تصور تو ایک مطلق العنان خدا کا تصور پیش کرتا ہے جس کو اپنی مخلوق کے ساتھ تعلق نہیں ہو سکتا۔ عموماً تین خداؤں کے تصور کو صحیح ثابت کرنے کے لئے عیسائی پادری کچھ اسی قسم کا استدلال کیا کرتے ہیں۔ تاہم آج یورپینوں کی ذہنیت عیسائیت کے اس گورکھ دھندے سے نکلنے کی کوشش کر رہی ہے اور ایسے مفکرین پیدا ہو رہے ہیں جو توحید کے اسلامی تصور کے بہت قریب ہوتے جا رہے ہیں۔

موجودہ عیسائیت کے نزدیک باپ۔ بیٹا اور روح القدس تینوں فی ذاتہم کامل خدا ہیں۔ تنہا تنہا بھی اور تینوں ایک بن کر بھی ایک کامل خدا بن جاتے ہیں۔ یہ کچھ ایسی فلاسفی ہے جو آج کے انسان کے ذہن سے ٹکرا جاتی ہے اور ہضم نہیں ہو سکتی۔ تین الگ الگ بھی کامل ہوں اور مل کر بھی صرف کامل ہی ہوں موجودہ انسانی ذہن اس کو برداشت نہیں کر سکتا اس لئے عیسائی دنیا میں اندر ہی اندر ایک ذہنی انقلاب ہو رہا ہے۔

اناجیل کے مطابق باپ خدا ایک مقام یعنی آسمان پر رہتا ہے اس نے اپنے بیٹے خدا کو زمین پر بھیجا کہ وہ تجسم اختیار کر کے دنیا کے پیدائشی گناہ کے لئے اپنی قربانی دے اور صلیب پر جان بحق ہو جائے مگر تین دن عذاب قبر میں مبتلا رہ کر زندہ ہو جائے اور آسمان پر صعود کر کے اپنے باپ خدا کے داہنے ہاتھ جا بیٹھے جہاں وہ اب تک بیٹھا ہے اور جہاں سے وہ آخری زمانہ میں پھر زمین پر نازل ہو کر پوری شان و شوکت کے ساتھ حکومت کرے گا۔

آج خلائی زمانہ میں اس فسانہ کو کوئی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ اب سے بہت پہلے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ پہلے لوگ جس چیز کو آسمان سمجھتے تھے وہ صرف حد نظر ہے اور کچھ بھی نہیں اس کا لاجوردی ہونا ہوا کی گہرائی کے سبب سے ہے یا سمندر کے عکس کی وجہ سے۔

عیسائیت کے اس طرح پیش کردہ محدود المقام خدا تعالےٰ کو آج کوئی ماننے کے لئے تیار نہیں آج ستاروں کی دنیا کی جو وسعتیں معلوم ہوئی ہیں ان کا نہ کوئی اندازہ کیا جا سکتا ہے اور نہ حد بندی کی جا سکتی ہے۔ آسمان کوئی چیز نہیں جہاں خدا تعالےٰ اور اس کا بیٹا تخت پر بیٹھے ہوں اس کے برخلاف اسلام نے جو خدا تعالےٰ پیش کیا ہے وہ قادر مطلق خدا ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ ہے اور اس کی کرسی زمین اور تمام آسمانوں کی وسعتوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ کی جو صفات بیان کی گئی ہیں ان کے مطالعہ سے ایک اسلامی خدا تعالیٰ کا صحیح تصور کیا جا سکتا ہے۔

ذیل میں چند آیات نقل کی جاتی ہے۔

سورہ فاتحہ ہی میں آتا ہے۔

۱۔ الحمد للہ رب العالمین

یعنی حمد صرف اس اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے۔ عالمین ایک نہایت وسیع المعنی لفظ ہے۔ ایک ایک چیز میں کئی کئی عالم ہیں۔ درخت کا ہر پتہ ایک عالم ہے بلکہ پتہ کی ہر رگ نہیں ہر ریزہ اپنا جداگانہ عالم رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا خدا تعالےٰ محدود نہیں ہو سکتا جو کائنات کے ہر ذرے میں اپنی رب العالمین کا اظہار کر سکتا ہے

۲۔ الا انّ للہ ما فی السمٰوٰت والارض۔ (یونس ۵۶)

۳۔ قل للہ المشرق والمغرب (بقرہ ۱۴۳)

۴۔ اللہ الذی رفع السمٰوٰت (رعد ۳)

۵۔ اللہ نور السمٰوٰت والارض (نور ۳۶)

۶۔ ھو اللہ احد اللہ الصمد (اخلاص ۲-۳)

۷۔ اللہ لا الٰہ الّا ھو الحی القیوم لا تاخذہٗ سنۃٌ ولا نومٌ لہٗ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض ---- وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض ولا یئودہٗ حفظھما وھو العلی العظیم۔ (بقرہ ۲۵۶)

ہم نے قرآن کریم کی یہ چند آیات پیش کی ہیں حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی جو صفات بیان کی گئی ہیں اور جس وسعت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی قوتوں اور اس کے قادر مطلق ہونے کا ذکر کیا گیا ہے وہ اتنا وسیع ہے کہ ہمارے محدود ذہنوں میں اس کا تصور بھی نہیں سما سکتا۔

اس کے برخلاف موجودہ عیسائیت نے اللہ تعالےٰ کو اس قدر محدود المقام اور محدود القویٰ بنا دیا ہے کہ یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ اللہ تعالےٰ نے تجسم اختیار نہیں کیا بلکہ تجسم نے اللہ تعالےٰ کو اپنے اندر سمو لیا ہے۔ خروشیف نے پچھلے دنوں اللہ تعالےٰ اور اس کا آسمان پر ہونے کا تمسخر اڑایا تھا اور کہا تھا کہ خلائی پرواز میں اللہ تعالےٰ کا کہیں نام و نشان نہیں ملا تو اس کی وجہ یہی تھی کہ اسکے ذہن میں وہ محدود المقام خدا تھا جو آسمان پر اپنا تخت بچھا بیٹھا ہے اور اس کا اکلوتا بیٹا مردوں میں سے زندہ ہو کر صعود کر کے اس کی داہنی طرف جا بیٹھا ہے اور خدا جانے کب تک بیٹھا رہے گا۔ ظاہر ہے کہ ایسے محدود المقام خدا کو آجکل کا ترقی یافتہ ذہن کسی صورت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا اور یہ ایک حقیقت ہے کہ آج احرار یورپ کا مزاج صرف ایسے خدا تعالےٰ کا قائل ہو سکتا ہے جس کو قرآن کریم نے نہایت خوبی کے ساتھ پیش کیا ہے چنانچہ نہ صرف عام عقلیت پرست یورپین اسلامی تصور کے قریب آ رہے ہیں بلکہ پادری لوگ بھی اب کھلم کھلا عیسائی تصور خدا کو ترک کر رہے ہیں اور اسلامی تصور خدا کو اپنا رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ڈاکٹر جان رابنسن نے جو وولویچ کا بشپ ہے ایک کتاب شائع کی ہے جس کا نام ہے اللہ تعالےٰ کی قدر پہچانو (Be Honest to God) اس کتاب میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ ایک مضمون میں بھی لکھا ہے جو آبزرور اخبار میں (Our image of God must go) کے زیر عنوان شائع ہوا ہے اس کتاب میں

"انہوں نے بشپ کے نہایت ممتاز مذہبی عہدہ پر فائز ہونے کے باوجود الوہیت مسیح صلیبی موت اور کفارہ وغیرہ کے مروجہ عیسائی عقائد پر بھرپور وار کیا ہے اور صاف لکھا ہے کہ یہ عقائد آجکل کے سائنسی دور میں ہرگز قابل قبول نہیں ہیں۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ مروجہ عیسائیت کی بنیاد بعض مخصوص مذہبی اصطلاحات پر ہے جو خدا تعالےٰ سے متعلق جسمانی وجود کے ایک طفلانہ اور ناقابل فہم تصور سے عبارت ہیں۔ یہ اصطلاحات آج سے دو ہزار سال قبل ایک سراسر غیر سائنسی دور میں اس وقت وضع کی گئی تھیں جب انسان دور طفولیت میں سے گزر رہا تھا۔ بعد ازاں ان اصطلاحات کو عجیب و غریب معانی و مفہوم کا حامل قرار دے کر مسیح کو خدا قرار دے دیا گیا اور اسے جسم انسانی کے ساتھ آسمان پر پہنچا کر خدا کے داہنے ہاتھ تخت پر بٹھا دیا گیا۔ خدا کی ذات کے متعلق یہ سارا تصور اس قدر بعید از قیاس، انوکھا اور مضحکہ خیز ہے کہ خلائی پرواز کے موجودہ دور میں جبکہ عقل انسانی دور طفولیت سے نکل کر سن بلوغ کو پہنچ چکی ہے کوئی بھی معقول شخص اسے قبول نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائیت اس زمانہ میں یکسر بے اثر ہو کر تسخیر قلوب کی اہلیت کھو چکی ہے لوگوں کا اس پر سے اعتقاد اٹھتا جا رہا ہے اور وہ دن بدن اس سے بیزار ہو کر دوسرے مذاہب اور معتقدات کی طرف متوجہ ہوتے جا رہے ہیں۔ جب تک ہم پوری دیانتداری سے کام لیکر خدا کے متعلق ایسے مضحکہ خیز تصور کو خیرباد نہیں کہیں گے اس وقت تک عیسائیت کے یکسر معدوم ہونے کا خطرہ دور نہیں ہوگا۔"

(انصار اللہ جون ۶۳ء صفحہ ۳۹-۴۰)

رسالہ انصار اللہ میں بعض تبصرے بھی جو خود عیسائیوں نے اس کتاب اور اسکے خلاصہ پر کئے ہیں شائع ہوئے ہیں ان تبصرات سے واضح ہوتا ہے کہ یہ کوئی اکا دکا شخص کا خیال نہیں ہے بلکہ

"اس کے حق میں اور اس کے خلاف "آبزرور" میں شائع ہونے والے مضامین اور خطوط کے بعض اقتباسات ضرور ہمارے مطالعہ میں آئے ہیں۔ ان کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ڈاکٹر رابنسن نے جو کچھ لکھا ہے وہ تنہا ایک آدمی کے ذاتی خیالات نہیں ہیں بلکہ وہ لاکھوں بے چین اور مضطرب دلوں کی آواز ہے۔ اس سے خود مغرب میں عیسائیت سے بیزاری کے بڑھتے ہوئے رجحان کی نشاندہی ہوتی ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۴۱)

قسط نمبر ۲

برصغیر ہندو پاک میں مسیحیت کا نفوذ اور اس کا دفاع

ازمکرم مولانا سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

پہلی قسط کے لئے ملاحظہ ہو الفضل مورخہ یکم جون ۱۹۶۳ء

یہ میرے اس مضمون کی دوسری قسط ہے اس میں مسیحی پادریوں کی شکست کے اسباب کا سراغ لگانے سے پہلے مسلم علماء کی مدافعانہ جدوجہد پر ذرا روشنی ڈالی جاتی ہے۔

قدامت پرست اور آزاد خیال علماءؒ

ابھی تک جو اسلامی مفکر مسیحیت کے مقابل اسلام کی طرف سے دفاع میں حصہ لے رہے تھے۔ انہیں ہم دو گروہوں میں تقسیم کرتے ہیں ایک تو قدامت پرست علماء کا طبقہ تھا۔ یہ پرانے مکتبہ خیال کے بزرگ تھے۔ منجملہ اور باتوں کے حیات مسیح اور ان کے نزول بجسد عنصری پر ایمان رکھتے تھے۔

دوسرا گروہ آزاد خیال علماء کا تھا۔ یہ تقلید کے مخالف تھے اور اسلامی مسائل پر مجتہدانہ انداز سے غور کرتے تھے۔

عموماً مسلمانوں اور مسیحیوں کی مناظرانہ گفتگو میں جو باتیں زیر بحث آیا کرتی تھیں وہ یہ تھیں قرآن کریم اور اس کے متعلقات جیسے اس کا منزل من اللہ ہونا۔ مسئلہ جہاد۔ مسئلہ غلامی مسئلہ تعدد ازدواج اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ۔

اسی طرح مسلمان مسیحیت پر جرح کرتے ہوئے الوہیت مسیح۔ تثلیث۔ کفارہ۔ عہدنامہ قدیم و جدید کی الہامی حیثیت اور جناب یسوع مسیح کی سیرت زیر بحث لایا کرتے تھے۔

یہ ظاہر ہو کہ ان تمام مسائل میں ایک مسلمان عالم کے لئے اسلام کی طرف سے دفاع کرنا چنداں مشکل نہیں۔ قرآن مجید اور اسوۂ مقدسہ میں ان تمام سوالوں کا جواب موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی مسیحی پادریوں نے ان عنوانوں پر علماء السلام سے مناظرے کئے شکست کھائی اور ذلت و رسوائی اٹھائی۔

اکبر آباد آگرہ کا مناظرہ

مولوی رحمت اللہ صاحب کرانوی کا وہ تاریخی مناظرہ جو اکبر آباد (آگرہ) میں پادری فنڈر سے ہوا اور جس میں یہ نامی گرامی پادری ایسا ذلیل ہوا کہ کوارتخ مناظرہ کے دوران ہی راتوں رات چھپتا چھپاتا آگرہ سے فرانس کے لئے روانہ ہوگیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس مجلس مناظرہ میں مولوی رحمت اللہ صاحب نے بائیبل و انجیل کی الہامی حیثیت پر بحث کی تھی اور اپنی عالمانہ تقریر سے سامعین پر ثابت کردیا کہ عہدنامہ قدیم وجدید دونوں محرف ہیں اس تحریف پر انہوں نے اتنی شہادتیں دیں۔ کہ پادری فنڈر حیران و پشیمان ہوگیا۔ اور سامعین بھی انگشت بدنداں حیرت بنے ان کی تقریر سنتے رہے۔

پادری فنڈر جب مجلس کا یہ رنگ ڈھنگ دیکھ کر فرار ہوگیا۔ اور دوسرے دن میدان مناظرہ میں نہیں آیا۔ تو تمام ججوں نے جن میں ہندو مسلمان اور عیسائی سبھی تھے متفقہ طور پر پادری صاحب کی شکست کا اعلان کردیا۔ متحدہ ہندوستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ ایک کھلے میدان میں مسلمانوں اور مسیحیوں کے درمیان مناظرہ ہوا اور مسیحی مناظر کو جو الہیات کا عالم اور دیگر مذاہب کا ماہر سمجھا جاتا تھا ایسی شرمناک ذلت ہوئی

دربار اکبری کے مناظر

۱۸۵۳ء کی بات ہے یعنی ۱۸۵۷ء کے چار سال قبل۔ مسیحی پادریوں کو اب تک ہندوستان میں اسلام پر اعتراضات کرتے ساڑھے تین سو سال گذر چکے تھے۔ لیکن ابھی تک مسلمانوں نے کوئی خاص دار و گیر نہیں کی تھی۔ اکبری عبادت خانے میں بڑے بڑے مناظرے ہوتے تھے۔ اور وہاں اسلام کی طرف سے بڑے بڑے فضلا دفاع کیا کرتے تھے۔ جیسے شیخ قطب الدین جالندھری مولانا عبداللہ۔ سعداللہ خاں لیکن ان مناظروں کی حیثیت درباری مجلس کی تھی۔ ان میں شہر کے عوام شریک نہیں ہوسکتے تھے۔

دانشمند خاں

اکبری عبادت خانے کی ناکامی کے بعد مسیحیوں نے تبلیغی جدوجہد سے کنارہ کشی نہیں کی۔ اور جہانگیر اور شاہجہان کے دربار میں بھی آتے جاتے تھے۔ اس زمانے کی تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مسلمان امیران کے زیر اثر بھی تھے۔ دانشمند خاں جو جہانگیر شاہجہان دونوں کے عہد میں بڑے بڑے عہدوں پر رہ چکا تھا۔ اس کے متعلق صاحب اور ماثر الامراء کا بیان ہے کہ وہ مسیحیوں کے زیر اثر تھا۔ اس نے یہ قول نقل کیا ہے۔

گوئند خاں مذکور در انجام
عمر بعلم اہل فرنگ مائل گردید
واکثرے از احکام تحریفات آں
جماعت تکرار می نمود۔

کہتے ہیں کہ دانشمند خاں آخری عمر میں فرنگی علم کی طرف مائل ہوگیا تھا اور اکثر احکام تحریفات کا تکرار کیا کرتا تھا۔

ایک مرتبہ شاہجہاں نے ملا عبدالحکیم سیالکوٹی اور دانشمند خاں کا مناظرہ بھی کرایا تھا۔

مسیحی گرجا گھر

ان دنوں مسیحیوں کا زیادہ زور بندرگاہوں میں تھا جہاں ان کی تجارتی کوٹھیاں ہوتی تھیں۔ کافی خاں نے ان کے ایک چرچ کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ مسیحیوں کا چرچ ہندو مندروں کے خلاف بہت صاف ستھرا اور اسباب زینت سے بھرا ہوتا ہے۔ ان کا ایک فرقہ (کیتھولک) چرچ بھی یسوع مسیح اور ان کی والدہ کے بت بھی رکھتا ہے۔ جو لکڑی کے بنے ہوتے ہیں اور دیدہ زیب رنگوں سے رنگے ہوئے ہیں لیکن دوسرے فرقے کے چرچ میں کوئی بت نہیں ہوتا۔ یہ معلوم ہے کہ ہندوستان میں مسیحی ایک بیوپار کی حیثیت سے آتے تھے۔ اس لئے ان کو بازاروں میں بیٹھنے اور مسلمانوں سے میل جول کرنے کا ہمیشہ موقعہ ملتا رہتا تھا۔ ہندوستان کی قدیم تاریخ میں ان بازاروں اور میلوں کا بڑا دخل رہا ہے۔ جو ہر علاقے میں ہفتہ وار ماہوار اور سالانہ لگا کرتے تھے۔ یہ بیوپاری تو تھے ہی۔ ان بازاروں اور میلوں میں جاتے اور ہندوستان کے دیہی باشندوں میں اپنا اثر و رسوخ قائم کرتے۔

نیل کی تجارت

پھر جس طرح ان مغربی قوموں نے یہاں نیل کی کاشت شروع کی اور جگہ جگہ رنگ کی فیکٹریاں قائم کیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان کی دیہی و شہری معیشت پر ان کا قبضہ ہوگیا۔ اور یہ اپنے پادریوں کے سہارے ان سے مذہبی منفعت بھی حاصل کرنے کی فکر میں لگے رہے۔ انیسویں صدی عیسوی کے نصف تک تو ہندوستان کی سیاسی فضا بھی ان کے لئے سازگار ہوگئی۔ اور اب ان کی ہمت اتنی بڑھ گئی کہ وہ دینی درگاہوں۔ مسجدوں اور مسلم محلوں میں گھس کر مسیحیت کا وعظ کہتے۔ مسیحی عورتیں بسلائی کشیدہ کاری اور دوسرے بہانوں سے آتی جاتیں اور مسیحیت کے لئے ان کا فہم و شعور ہموار کرتیں۔ خود یہ پادری فنڈر انہیں میں سے تھا۔ یہ اگرچہ عزت و وجاہت کے اعتبار سے ایسا تھا کہ جب اپنی وطن فرانس سے ہندوستان آتا تو گورنروں کے بنگلے پر قیام کرتا۔ مگر روزانہ وعظ کہنے کے لئے جامع مسجد دہلی کے سامنے آجاتا۔ اور اسلام و پیغمبر اسلام پر بڑھ بڑھ کر اعتراضات کرتا۔ جب اس کی بدزبانی مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہوگئی۔ تو نواب وزیر خاں نے اپنے دوست مولوی رحمت اللہ صاحب کو اسلام کی طرف سے دفاع کرنے پر تیار کیا۔ اس مجلس مناظرہ میں مولوی رحمت اللہ صاحب کے علاوہ نواب وزیر خاں نے بھی ایک نہایت ٹھوس مدلل تقریر کی تھی۔ جس سے پادری صاحب کے اوسان خطا ہوگئے۔ اور اس کو معلوم ہوا کہ کسی کے گھر آگ لگانے سے پہلے اپنے گھر کی آگ بجھانی چاہیئے۔

میں نے اس مسئلے پر ذرا زیادہ وضاحت سے روشنی ڈالی ہے تا یہ معلوم ہو کہ عام مسائل میں مسیحیت کے مقابل اسلام کی طرف سے دفاع کرنا دشوار نہیں۔ شیعہ سنی۔ مقلد۔ غیر مقلد سبھی مقابلہ کرسکتے ہیں اور اگر وہ اسلامیات سے واقف ہوں تو بہت دلنشین اور مؤثر اور فاتحانہ انداز میں اسلام کی برتری ثابت کرسکتے ہیں۔

عقیدۂ حیات مسیح

لیکن افسوس کہ اس مناظرانہ خصومت میں ایک اور مسئلہ زیر بحث آیا کرتا تھا۔ ایسا مسئلہ جو مسلمانوں کی عزت نفس۔ مذہبی وقار اور دین و ایمان کا مسئلہ ہے یعنی جناب یسوع مسیح اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ سوال کہ ان دونوں میں افضل کون ہیں؟ یہ صحیح ہے کہ مسلمان علماء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پیش کرکے یسوع مسیح پر آپ کی فضیلت ثابت کردیتے۔ لیکن مشکل اس وقت آن پڑتی جب یہ مقابلہ قرآن کریم سے ہوتا اور مسیحی پادریوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جاتا کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت پر قرآن پاک کی آیات پیش کرو۔ وہ علماء اسلام جو حیات مسیح اور ان کے نزدیک بجسد عنصری پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ گھڑی بہت کٹھن ہوتی۔ اور وہ اس کا کوئی معقول جواب دینے کی بجائے فرار کی راہیں ڈھونڈنے لگتے۔

مسیحیوں کے سوال اور علماء اسلام کے جواب کی نوعیت کیا تھی۔ اس پر ذیل کے واقعہ سے روشنی پڑتی ہے:

شاہ عبد العزیز کا جواب

جن دنوں دہلی کی مسند ولی اللہی پر حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ رونق افروز تھے اور جامع مسجد میں درس دیا کرتے تھے۔ ایک دن ایک پادری نے آکر ان سے یہ سوال کیا کہ آپ کے عقیدے کے مطابق یسوع مسیح آسمان پر زندہ ہیں اور محمد صاحب تہِ خاک دفنا دئے گئے ہیں۔ پھر ان دونوں میں افضل کون ہوا؟ آسمان پر زندہ رہنے والا۔ یا زیرِ خاک موت کی نیند سونے والا۔ اس کے جواب میں حضرت شاہ صاحب نے بلبلے اور موتی کا مقابلہ کرکے دکھایا۔ یعنی یسوع مسیح کو بلبلے سے تشبیہ دی جو سطح آب پر رہتا ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو موتی سے جو دریا کے نیچے رہتا ہے۔ شاہ صاحب نے ان چار مصرعوں میں اپنا یہ جواب قلم بند کیا ہے۔

کسے بگفت کہ عیسےٰ ز مصطفےٰ اعلیٰ است
کہ ایں بہ زیر زمیں دفن داد با وزح سماءست
بگفتمش کہ نہ ایں حجت قوی باشد
حباب برسر دریا گہر تہ دریا است

کہلانے کو تو یہ جواب کہلاتا ہے مگر سچ یہ ہے کہ یہ کوئی تسلی بخش جواب نہیں ہے۔ اس جواب کا تقاضا یہ ہے کہ ہر ادنیٰ کو اعلیٰ سے اونچی جگہ پر ہونا چاہیئے حالانکہ یہ کوئی قاعدہ نہیں۔

مسیحیوں کے دلائل

مسیحی پادری یہ سوال قرآن کریم اور علماء اسلام کے مسلمات کی روشنی میں کس طرح پیش کیا کرتے تھے۔ اس کا اندازہ ایک مختصر سے کتابچے کے مطالعہ سے ہوگا۔ "کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا" کی طرف سے "حقائق القرآن" نام کا ایک چھوٹا سا کتابچہ شائع کیا گیا ہے۔ اس میں مسیحیوں نے قرآن کریم کی روشنی میں جناب یسوع مسیح اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کیا ہے۔ چودہ دلائل پیش کی ہیں اور ہر دلیل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یسوع مسیح کی فضیلت ثابت کی ہے۔ اس کتابچے کا مطالعہ اس موضوع کی اہمیت سمجھنے کے لئے کافی ہے میں اس کی پانچویں، چھٹی اور تیرھویں دلیل درج کرتا ہوں۔

دلیل ۵:۔ از روئے قرآن عیاں ہے کہ جس وقت مسیح کو دشمنوں نے پکڑنا چاہا۔ آسمان سے فرشتے نازل ہوئے اور اسے بجسد عنصری آسمان پر لے گئے۔ اور اس طرح اسے خدا نے کفار کے ہنگامے سے محفوظ رکھا لیکن جب مکہ میں دشمنوں نے محمد صاحب کا محاصرہ کیا تو نہ کوئی فرشتہ ان کو بچانے اترا نہ وہ آسمان پر پہنچائے گئے۔ عام لوگوں کی طرح چل کر دشت پُر خار سے گزرتے ہوئے دشمنوں کی نظروں سے پوشیدہ ہوکر ایک تیرہ و تار غار میں چھپے پھر وہاں سے بھاگ کر مدینہ میں انصار کی پناہ میں داخل ہوئے کیا یہ زمین و آسمان کا فرق نہیں؟

دلیل ۶:۔ مسیح کا آج تک آسمان پر رہنا اور باوجود وجودِ بشری کے جسم بشری سے منفک ہونا۔ یعنی خورد و نوش سے فارغ ہونا اور باوجود بشریت الآن کما کان کا مصداق بنے رہنا مسلماتِ اسلام سے ہے۔ برخلاف اس کے دیگر تمام بنی آدم کی نسبت قرآن کریم میں مرقوم ہے کہ

فیہا تحیون وفیہا تموتون (الاعراف)

الم نجعل الارض کفاتا احیاء و امواتا (مرسلت)

یعنی بنی آدم کے واسطے قانونِ الٰہی یہ ہے کہ ان کا پیدا ہونا۔ مرنا۔ جینا اور حشر نشر سب کچھ زمین پر ہی ہوگا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بشر زمین پر ہی رہ سکتا ہے خواہ وہ رسول ہو یا نبی۔ اگر کوئی شخص بشر ہوکر بھی آسمان پر رہ سکے تو ماننا پڑے گا کہ وہ تمام بنی آدم سے نرالی بشریت رکھتا ہے۔

دلیل ۱۳:۔ پھر یہ امر بھی مسلماتِ اسلام سے ہے کہ قیامت سے کچھ عرصہ پہلے سب سے بڑا فتنہ برپا کرنے والا اور کفر و بے دینی پھیلانے والا دجال ظاہر ہوگا۔ اور اسے نیست و نابود کرنے اور بگڑی ہوئی امت کو راہ راست پر لانے اور دین حق قائم کرنے کے لئے مسیح آسمان سے نازل ہوگا اور تمام اہل کتاب اس پر ایمان لائیں گے۔ جیسا کہ قرآن میں مرقوم ہے ان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ (نساء ع ۲۲) یعنی اہل کتاب میں سے ہر ایک اس پر ایمان لائیگا پس اگر محمد صاحب نبی آخر الزمان اور خاتم النبیین تھے تو آخری فتنے کو فرو کرنے کے لئے ان کو قبر سے اٹھا کر بھیجنا کیوں نہ مقرر ہوا تھا۔ آخر کار تمام بے دینی اور خرابی کو دور کرکے دین حق قائم کرنا کیوں "مسیح موعود" ہی کا حصہ ٹھہرا۔ اس بزرگی اور شرف کو کیوں انکا سے منسوب کیا کہ آخر کار قرب قیامت کے موقعہ پر وہی سب کا ہادی ہو۔ اور سب لوگ اس پر ایمان لائیں۔

پس جبکہ اول بھی مسیح اور آخر بھی مسیح ہی مومنین کا ہادی و پیشوا ٹھہرا اور محمد صاحب بیچ میں تھوڑے عرصہ کے لئے آکر چلے گئے اور پھر خاک سے سر نہ اٹھا سکے تو ایسا شخص کون ہوگا جو اگر دیدہ و دانستہ اپنی آنکھ نہ بند کرلے اور حق سے عداوت نہ رکھے تو مسیح کو محمد صاحب سے ہزارہا درجہ افضل و برتر تسلیم نہ کرے۔

(حقائق القرآن)

یہ حوالے دیکھ کر با دلِ ناخواستہ کہنا پڑتا ہے کہ

اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

(باقی)

حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

تجارت میں قسم کھانا ناپسندیدہ امر ہے

عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایاکم و کثرۃ الحلف فی البیع فانہ ینفق ثم یمحق (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابی قتادہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجارت میں زیادہ قسم کھانے سے بچو کیونکہ یہ طرزِ عمل ابتداء میں تو تجارت کو ترقی و رواج دیتا ہے مگر بعد ازاں تجارت کو کلیتہً نابود کر دیتا ہے۔

تشریح:۔ اپنے مال کی فروخت کے لئے قسم کھانا تاجروں کی عادتِ ثانیہ بن چکی ہے اپنے مال تجارت کے فروغ اور ترقی کے لئے ہر معمولی سے معمولی سودے پر خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر گاہک کو رضامند کرنے کے لئے غیر معمولی کوشش کرتے ہیں۔ جن ایام میں عاجز شام۔ لبنان اور فلسطین میں مقیم تھا۔ تاجر لوگ واللہ۔ باللہ۔ تاللہ کے الفاظ سے اپنے سودے کو فروخت کرتے جو میری طبیعت پر انتہائی گراں گزرتا۔ ایک دن میں نے ایک تاجر سے کہا کہ یہ طریقہ اور وطیرہ اسلامی اخلاق اور انسانی ضمیر کے بھی خلاف ہے تو کہنے لگا کہ اسکے بغیر ہماری تجارت نہیں چل سکتی لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بالا میں بڑی حکمت پائی جاتی ہے کہ ابتداء میں یہ طریق کار کسی حد تک اگر کامیاب بھی ہوجائے تو نتیجۃً اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا کیونکہ ایسا تاجر غیر معمولی اور انتہائی بدنام ہوتا ہے کیونکہ جھوٹی قسم سے اسنے پہلے اپنے گاہکوں پر اعتماد پیدا کرلیا مگر بعد میں یہ سب کچھ جھوٹ تھا اور اسکے سارے گاہک اس سے انحراف کرلینگے تجارت کا زریں اصل یہ ہے کہ راستبازی سے کام لیا جائے اور گاہکوں کو سودے کی صحیح قیمت اور کوالٹی بتلائی جائے تاکہ گاہک کی ضمیر مطمئن ہو اور تاجر کے متعلق اسکی رائے ہمیشہ کے لئے اچھی ہی رہے۔ بعض تاجر اب بھی نیک نام ہوتے ہیں۔ گاہک بھی ان کی بہت عزت کرتے ہیں۔ کامیاب تاجر اپنی تجارت کی کامیابی سامان تجارت کی صفائی۔ عمدگی اور قیمتوں کی موزونی پر رکھے۔ اور چیز ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک ہو۔ ہمارے ملک میں بدقسمتی سے ملاوٹ تجارت کا جزو لاینفک ہو چکی ہے۔ جو صحت کے لئے مضر ہے اور نئی پود کے جسموں کو گھن کی طرح کھا رہی ہے۔ بعض شہروں میں خالص چیز کا ملنا تو کلیتہً ناممکن اور محال ہو چکا ہے اور پھر اس ملاوٹ پر بھی جھوٹی قسم کھائی جاتی ہے کہ یہ چیز تو بالکل خالص ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر تجارت پیشہ لوگ راستبازی سے کام لیں اور اپنے مال کی خوبیاں اور عیوب بھی ظاہر کردیں تو ان کو غیر معمولی برکت حاصل ہوگی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد بالا میں کامیاب تجارت کا زریں گر بتلایا ہے۔ اگر اس کامیاب گر کو عملی جامہ پہنایا جائے تو ہمارے ملک کی ساکھ بیرونی اور اندرونی منڈیوں میں قائم ہو سکتی ہے۔ ہماری تجارتیں زیادہ دیر تک اس لئے قائم نہیں رہتیں کہ ہم لوگ تجارتی دیانت سے منحرف ہو چکے ہیں اور اپنے مال کو قسموں کے کھانے سے فروخت کیا جاتا ہے جو انجام کار نقصان کا باعث ہے۔

خاکسار شیخ نور احمد منیر

حضرت مسیح کے معجزات اور دیگر مذاہب

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

(۳)

ایک بار بہت آندھی آئی اور بے شمار پرندے مارے گئے۔ گورو جی نے ان سب کو اپنے معجزہ سے زندہ کر دیا۔ (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۵۳۳) گورو نانک جی نے ایک مرتبہ راجہ شو ناتھ کے لڑکے کو ذبح کروا کر پکوایا اور اس پکے ہوئے کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۳۵۲) ایک مرتبہ گورو جی نے ایک مغل کے دنبہ کو اپنے معجزہ سے مار دیا اور پھر اسے زندہ بھی کر دیا (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۴۵۱) ایک سکھ نے اپنے سر کے بال فروخت کر کے گورو نانک جی کی دعوت کی۔ اس کا لڑکا جل کر مر گیا۔ گورو جی نے اس جلے ہوئے لڑکے کو پھر زندہ کر دیا۔ (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۳۹۱) گورو رام داس جی کا مردے کو زندہ کرنا بھی سکھ تاریخ میں مرقوم ہے (سوڈھی چمتکار صفحہ ۲۳) گورو ارجن جی نے مرسن نام کے سکھ کو اس کے مر جانے کے بعد زندہ کیا تھا (سوڈھی چمتکار صفحہ ۱۸) گورو ارجن جی نے ایک بیوہ عورت کا مردہ لڑکا زندہ کر دیا تھا۔ (گرپرتاپ سورج گرنتھ راس یکم انس ۶۳) گورو گوبند سنگھ جی نے جب پہلی بار پانچ پیارے بنائے تھے تو ان پانچوں کے سر قلم کر دئے تھے۔ بعد میں گورو صاحب نے انہیں پھر زندہ کر دیا تھا۔ (مالوہ اتہاس حصہ اول صفحہ ۱۳۳۔ بیاد خالصہ صفحہ ۷۷ تواریخ گورو خالصہ پنجہ صفحہ ۴۸۔ دس گورو جوت پرکاش صفحہ ۱۱۷۔ رسالہ سنت سپاہی امرتسر جنوری ۱۹۵۱ء اپریل ۱۹۵۷ء و اپریل ۱۹۶۱ء رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ۔ مئی۔ جون۔ جولائی ۱۹۵۵ء و رسالہ گورمت امرت ستمبر ۱۹۶۰ء) گورو نانک جی نے ایک مرتبہ بھائی بالا جی کو شیر کی شکل دے دی تھی اور پھر اسے دوبارہ اصل شکل میں تبدیل کر دیا تھا۔ (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۲۹۳) ایک مرتبہ گورو نانک جی کا سدھوں سے مقابلہ ہو گیا۔ تمام سدھ چھپ گئے۔ گورو جی نے ایک ایک کو تلاش کر لیا۔ گورو جی بھی چھپ گئے انہوں نے اپنے جسم کے اربعہ عناصر کو الگ الگ کر دیا۔ پانی کو پانی میں ملا دیا۔ ہوا کو ہوا میں شامل کر دیا۔ مٹی مٹی میں ملا دی اور آگ کو آگ میں شامل کر دیا۔ اور اپنی روح خدا تعالیٰ میں لین کر دی۔ جوگی آپ کو تلاش کرتے کرتے تھک گئے آپ ان کے ہاتھ نہ آئے۔ اس کے بعد گورو جی پھر اپنی شکل میں ظاہر ہو گئے (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۳۳ و صفحہ ۵۳۳) عیسائی دنیا مسیح کی تمام زندگی میں اس قسم کا کوئی معجزہ بیان نہیں کر سکتی۔ اسی طرح سکھ تاریخ میں مرقوم ہے کہ جب گورو جی دیولوت کے شہر میں گئے۔ تو وہاں دیو ہی دیو آباد تھے۔ ان کا راجہ بھی دیو ہی تھا۔ اس نے گورو جی کو پکڑنے کے لئے تین دیو بھیجے۔ وہ تینوں اندھے ہو گئے حتی کہ اس کے وزیر کے علاوہ تمام لوگ اندھے ہو گئے گورو جی کے معجزہ سے انہیں دوبارہ بینائی حاصل ہوئی۔ (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۱۵ و صفحہ ۲۱۹) سنگلادیپ کے راجہ شوناتھ کا ۱۲ سال سے سوکھا باغ گورو جی کے معجزے سے سرسبز ہو گیا تھا (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۲۶) لیکن عیسائیوں کے مسیح بائیبل کے بیان کے مطابق انجیر کا ایک سوکھا درخت بھی سرسبز نہ کر سکے حالانکہ انہیں خود بھوک لگ رہی تھی۔ اور وہ خود انجیریں کھانا چاہتے تھے گورو نانک جی کا یہ معجزہ بھی سکھ کتب میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ آپ وینئی ندی میں نہانے کے لئے غوطہ لگاتے ہی گم ہو گئے لوگوں نے خیال کیا کہ آپ ڈوب گئے ہیں تیسرے دن آپ خود بخود اس ندی سے باہر آ گئے (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۹۰ و صفحہ ۹۱) گورو نانک جی نے ایک مرتبہ بھائی لالو کی روٹی سے دودھ اور ملک بھاگو کی پوڑیوں میں سے خون کی دھار نکال کر دکھا دی تھی (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۳۲) ایک مرتبہ گورو نانک جی نے بھائی مردانہ کو کنکروں کی ایک مٹھی دی اور کہا کہ اسے سنبھال کر گھر لے جاؤ۔ مردانہ نے گھر جا کر دیکھا تو وہ کنکر سونے کی ڈلیوں میں تبدیل ہو چکے تھے (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۵۹) ایک مرتبہ گورو نانک جی نے ۵۰ کوس لمبی اور ۲۵ کوس چوڑی مچھلی پر سوار ہو کر سمندر کا سفر کیا تھا اس مچھلی نے گورو جی کے معجزہ سے باتیں بھی کی تھیں۔ (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۹۰) ایک مرتبہ بھائی مردانہ گورو نانک جی کے ارشاد کی تعمیل میں آگ جلانے کے لئے ایندھن لینے گیا۔ سدھوں نے اس سے تمام ایندھن چھین لیا۔ گورو جی نے اسے اپنی چادر جھاڑنے کو کہا۔ جب اس نے ایسا کیا تو چند مینگنیاں نکلیں۔ گورو جی کے کہنے پر اس نے مینگنوں کو کوٹ ڈالا جن سے کئی ہزار من ایندھن بن گیا (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۲۹) ایک مرتبہ پیپل کا ایک درخت آندھی سے اڑنے لگا۔ گورو جی اس کے نیچے تشریف فرما تھے۔ آپ نے اسے ڈانٹا کہ کدھر اڑا کہاں جاتا ہے وہ درخت وہیں رک گیا (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۲۹) سدھوں نے گورو صاحب سے دودھ طلب کیا۔ آپ نے خود جا کر خضر سے مطالبہ کیا۔ گورو جی کے معجزہ سے کنوئیں میں سے پانی کی بجائے دودھ نکلنا شروع ہو گیا۔ گورو جی نے اسی دودھ سے ایک برتن تمام سادھوؤں نے وہ دودھ پیا مگر وہ برتن خالی نہ ہوا۔ (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۳۰) ایک مرتبہ بھائی مردانہ کو راکشس نگل گیا اس کے پیٹ میں جا کر مردانہ نے زمین چاند۔ سورج اور ستارے اور دریا دیکھے۔ رائے بھوئے کی تلونڈی بھی دیکھی۔ گورو جی مردانہ کو بچانے کے خود بھی اس راکشس کے پیٹ میں چلے گئے اور اپنا جسم بڑھا لیا۔ گورو جی نے اپنا جسم دو یوجن بڑھایا۔ راکشس نے چار یوجن بڑھا دیا اسی طرح بڑھاتے بڑھاتے راکشس نے اپنا جسم ۱۶ سولہ یوجن کر لیا تب گورو جی نے اپنا جسم ۳۳ تینتیس یوجن تک بڑھا دیا۔ تب اس راکشس کو یقین ہو گیا کہ اب اس کے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس پر اس نے ہوا میں اڑنا شروع کر دیا۔ گورو جی نے اپنے جسم کو پہاڑ کی شکل میں تبدیل کر دیا اس پر وہ راکشس بوجھ سے گر پڑا۔ ۳۳ یوجن میں اس کی لاش گر پڑی۔ کئی درخت نیچے آ کر چور چور ہو گئے۔ گورو جی مردانہ کو ساتھ لے کر اس کے پیٹ سے باہر آ گئے (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۳۸ و صفحہ ۲۴۰) اسی طرح ایک روایت جنم ساکھی میں یہ بھی مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ بھائی مردانہ اور بھائی بالا گورو نانک کے پیٹ میں چلے گئے وہاں انہوں نے بارہ سال گزارے اور بے شمار آسمان اور بے شمار زمینیں دیکھیں جب وہ باہر آئے تو انہوں نے گورو نانک جی کو اسی حالت میں لوگوں سے گفتگو کرتے پایا گویا کہ وہ چند منٹ ہی گورو جی کے پیٹ میں رہے (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۳۹۲) جب بابر کے آدمیوں نے ایمن آباد میں گورو نانک جی کو گرفتار کیا تو آپ سے بوجھ اٹھوایا گیا۔ لیکن آپ کا بوجھ آپ کے سر سے ہاتھ بھر اونچا رہا۔ (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۴۷۳) جب بابر کھانا کھانے بیٹھا تو گورو جی کے معجزہ سے اس کے کھانے میں کیڑے پیدا ہو گئے (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۴۷۵) گورو کو ایک چکی پیسنے کے لئے دی گئی تو آپ کی کرامت سے وہ چکی خود بخود چل پڑی (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۴۸۶) بھائی مردانہ ایک مرتبہ گورو جی کی اجازت سے ایک گاؤں میں راشن وغیرہ لینے کے لئے گیا وہاں لوگوں نے راشن تو دے دیا مگر پانی دینے سے انکار کر دیا گورو جی نے اپنے معجزہ سے ایک تالاب بنا دیا مردانہ نے گورو جی کے حکم سے راشن کی روٹیاں بنا کر اس تالاب میں ڈال دیں۔ چند منٹ میں گورو جی کے معجزہ سے پکی پکائی روٹیاں تالاب سے باہر آ گئیں۔ (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۴۷۵) ایک مرتبہ گورو جی کی کرامت سے ایک پتھر کی مورتی میں جان پیدا ہو گئی اور اس نے نہ صرف باتیں ہی کیں بلکہ بھائی بالا کو قتل کرنے والے راجہ کا سر بھی قلم کر دیا (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۳۰۴) کسی سمندر کے کنارے ایک گاؤں آباد تھا جسے ہر چھ ماہ کے بعد وہ سمندر بہا کر لے جاتا تھا گورو جی کے معجزہ سے اس سمندر نے اسے بہانا ترک کر دیا۔ (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۴۸۷) سکھ لٹریچر میں اور بھی بے شمار معجزے مذکور ہیں اگر ان سب کو ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی جائے تو کئی کتابیں بن سکتی ہیں یہ تو ہم نے بطور نمونہ کے چند "معجزات" یہاں نقل کر دیئے ہیں تاکہ یہ واضح کیا جا سکے کہ اگر عیسائیوں کی محرف و مبدل اناجیل میں مسیح کے معجزے مذکور ہیں تو دوسرے مذاہب کی مقدس کتب میں بھی اسی قسم کی بھرمار ہے بلکہ دوسرے مذاہب نے اپنے بزرگوں کے بعض ایسے "معجزات" بھی بیان کئے ہیں جن کے سامنے عیسائیوں کے مسیح کے معجزات ہیچ نظر آتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ سب قصے کہانیاں ہیں جو لوگوں نے بعد میں ان کی طرف منسوب کر دی ہیں ان کو اصلیت سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ان کے ذریعہ کسی مذہب کی صداقت یا حقانیت ثابت کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ عملی صورت میں ان کا کوئی بھی ثبوت نہیں دیا جا سکتا!

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کے زیر اہتمام چھٹی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۷ تا ۲۱ جولائی ۶۳ء بمقام مسجد نور مری روڈ راولپنڈی منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ازراہ نوازش اس تربیتی کلاس کا افتتاح کرنا قبول فرمایا ہے۔ نیز محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ اس کلاس کی اختتامی تقریب میں شمولیت فرمائیں گے تعلیم و تربیت کا یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کی خدمت میں خصوصاً اور بیرون اضلاع قائدین کرام سے عموماً درخواست ہے کہ اس کلاس میں زیادہ سے زیادہ نمائندگان بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ کلاس کا پروگرام عنقریب بھجوا دیا جائے گا۔ مجالس اپنے نمائندگان کی تعداد سے قبل از وقت اطلاع دیں تا انتظامات میں سہولت رہے۔ قیام و طعام کا بندوبست مجلس کے ذمہ ہوگا۔

(خاکسار مبارک احمد)

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی

ایک ضروری گذارش بابت لازمی چندہ جات

برادران! گذشتہ چند سالوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت تمام احمدیہ جماعتیں اس جدوجہد میں مشغول ہیں کہ صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی پچیس لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچ جائے اس غرض کے لئے چندوں کی شرح میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا بلکہ اس تحریک کا مقصد صرف یہ ہے کہ کوئی شخص بھی جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے مامور کو شناخت کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس جہاد میں شامل ہونے کی سعادت سے محروم نہ رہ جائے اور ہر شخص اپنی آمد کے مطابق مقررہ شرح پر پورا حصہ لے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس بارہ میں ایک حد تک کامیابی بھی ہوئی ہے۔ چنانچہ ہر سال ان چندوں کی وصولی میں معتد بہ اضافہ ہوتا رہا ہے۔ اور گذشتہ سال تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر خاص فضل کیا اور اس ایک سال میں چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں دو لاکھ روپے سے بھی اوپر ازدیادی ہو گئی تھی۔ اور اس طرح ان چندوں کی مجموعی وصولی سترہ لاکھ کے قریب پہنچ گئی۔

ہمیں اور خاکسار کو بڑی توقع تھی کہ اس غیر معمولی کامیابی کے شکرانہ کے طور پر تمام احباب اور عہدہ دار سال رواں میں اور زیادہ زور لگانا شروع کر دیں گے تا اس سال ان چندوں کی ازدیادی میں اور بھی اضافہ ہو جاتے۔ چنانچہ کئی جماعتوں کی وصولی کی رفتار گذشتہ سالوں سے زیادہ تیز ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ بعض جماعتوں کے متعلق ابھی تک یہ توقع پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ اضافہ کی بجائے اُلٹی کمی نظر آتی ہے۔ کیونکہ مجموعی طور پر یکم مئی ۶۳ء سے لے کر ۲۵ جون ۱۹۶۳ء تک کی کل وصولی گذشتہ سال کی اسی عرصہ کی وصولی سے بقدر چھبیس ہزار روپے کم ہے۔

نظارت بیت المال کے لئے یہ صورت حال نہایت ہی پریشان کن ہے حالانکہ خاکسار کا اندازہ یہ ہے کہ اگر تمام عہدہ دار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کو سمجھ لیں۔ اور ان پر پوری طرح عمل کرنے کے لئے کمر ہمت کس لیں تو ایک دو سال کے اندر اندر ان چندوں کی وصولی پچیس لاکھ روپے سالانہ تک پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے خاکسار تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التجا کرتا ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور اس زمانہ میں اسلام کو تمام دنیا میں سرفراز کرنے کے لئے آپ نے جس خدمت کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔ اسے سرانجام دینے کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ کوئی احمدی کہلانے والا فرد خواہ وہ مرد ہو یا عورت جس کی کچھ بھی آمدنی ہو نظر انداز نہ ہونے پائے۔ ہر شخص کی صحیح آمدنی معلوم کرنے کے لئے انتہائی کوشش کریں اور مقررہ شرح پر پورے چندہ کی وصولی کا انتظام کریں۔ ہر شخص کے چندوں کا باقاعدہ حساب رکھا جائے اور پیار اور محبت سے سمجھایا جائے کہ ہمارا اور ہماری نسلوں کا بھلا اسی میں ہے کہ ہر احمدی امام وقت کے مقرر کردہ معیار کے مطابق مالی قربانی کرے لیکن اگر امکانی کوشش کے باوجود کوئی شخص نہ تو پوری ادائیگی کرے اور نہ ہی حسب قواعد تخفیف شرح کی منظوری حاصل کرے تو پھر آپ کا فرض ہے کہ اس کے خلاف تعزیری کارروائی کے لئے نظارت امور عامہ کو رپورٹ کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ماہنامہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت کیلئے

جیسا کہ احباب جانتے ہیں۔ ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ رسالہ ہے۔ جو تربیت کیلئے خدا کے فضل سے بیحد مفید ہے اور جس کا ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ رسالہ اس وقت مالی مشکلات سے دوچار ہے۔ اس لئے ایسے خودکفیل بنانے کے لئے فوری طور پر کم از کم ایک ہزار نئے خریدار پیدا کرنا ضروری ہیں۔ میں مخلصین جماعت سے پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری خود قبول فرما دیں نیز اپنے دوستوں اور عزیزوں کو اس کے خریدار بنائیں۔

بعض اصحاب سالانہ چندہ ختم ہو جانے کے بعد متعدد یاددہانیوں کے باوجود آئندہ سال کے لئے چندہ نہیں بھجواتے اور جب ان کی خدمت میں رسالہ بذریعہ وی پی بھجوایا جاتا ہے تو وہ اسے واپس کر دیتے ہیں ایسے احباب سے بھی پُر زور گذارش ہے کہ وہ پچھلے سال کا چندہ ماہنامہ انصار اللہ بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے نام رسالہ دوبارہ جاری کیا جا سکے۔

مجھے امید ہے کہ مخلصین جماعت اس نیک کام میں میرے ساتھ ہر طرح تعاون فرمائیں گے۔ اور اس مفید رسالہ کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش فرمائیں گے۔ رسالہ کا سالانہ چندہ صرف چھ روپے ہے

صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

خدام الاحمدیہ کا سالانہ امتحان

خدام الاحمدیہ کے ہر سہ معیاروں کا امتحان ماہ ستمبر ۶۳ء کے وسط میں لیا جائے گا۔ جس میں ہر معیار میں اول۔ دوم اور سوم آنیوالے خدام کو سالانہ اجتماع اکتوبر ۱۹۶۳ء کے موقع پر انعامات دئے جائیں گے۔ قبل ازیں شائع شدہ نصاب میں سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کتاب کا اضافہ ہر سہ معیار میں کیا گیا ہے۔ جملہ شامل ہونے والے خدام کے لئے یہ کتاب شعبہ تعلیم کی طرف سے مفت مہیا کی جائے گی۔

عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ ان امتحانات میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کرنے کی ابھی سے کوشش فرما دیں۔ بلکہ بہتر ہوگا کہ مجالس میں مجوزہ کتب کے درس کا اہتمام کر دیا جائے نیز ہر معیار میں شامل ہونے والے خدام کی معین تعداد سے بھی آگاہ فرمائیں تا اس کے مطابق پرچے وغیرہ بھجوائے جا سکیں

نصاب حسب ذیل ہے

معیار اول:۔ شاہد۔ مولوی فاضل۔ ایم اے جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ تا خامسہ کے طلباء

پہلا پرچہ:۔ قرآن کریم دوسرے دس پارے معہ ترجمہ و معمولی تفسیر از تفسیر صغیر
حدیث شرح بخاری از سید ولی اللہ شاہ صاحب جزو سوم و چہارم — ۱۰۰

دوسرا پرچہ:۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
اسلامی اصول کی فلاسفی۔ چشمہ معرفت
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔ تعلق باللہ
اشعار:۔ عربی قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
یا عین فیض اللہ والعرفان ...... ۲۰ شعر
فارسی کے ۲۰ شعر
اُدعیائیو اُدھر آؤ پوری نظم — ۱۰۰

تیسرا پرچہ:۔ عام دینی معلومات
دیباچہ تفسیر القرآن۔ سید الانبیاء
یکصد سوالات مع جوابات جو مرکز کی طرف سے شائع کئے جا رہے ہیں — ۱۰۰

معیار دوم:۔ گریجوایٹ۔ جامعہ احمدیہ کے درجہ اولیٰ و ثانیہ کے طلبہ

پہلا پرچہ: قرآن کریم۔ پارہ ۳ تا ۷ ترجمہ مع معمولی تفسیر از تفسیر صغیر
حدیث۔ شرح صحیح بخاری از سید زین العابدین صاحب جزو سوم — ۱۰۰

دوسرا پرچہ: کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
الوصیت۔ لیکچر لاہور۔ برکات الدعا
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
منہاج الطالبین۔ دعوۃ الامیر۔ — ۱۰۰

تیسرا پرچہ: عام دینی معلومات
سلسلہ احمدیہ۔ سیرۃ خیر الرسل
یکصد سوالات مع جوابات جو مرکز کی طرف سے شائع کئے جا رہے ہیں — ۱۰۰

معیار سوم:۔ ایف اے میٹرک اور اس سے کم تعلیم رکھنے والے

پہلا پرچہ: قرآن کریم۔ پہلے دو پارے مع ترجمہ
حدیث: چالیس جواہر پارے — ۱۰۰

دوسرا پرچہ: کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
ایک غلطی کا ازالہ۔ کشتی نوح۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
احمدیت کا پیغام۔ سیرت حضرت مسیح موعودؑ — ۱۰۰

تیسرا پرچہ: عام دینی معلومات
یکصد سوالات۔ معہ جوابات جو مرکز کی طرف سے شائع کئے جا رہے ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تبصرہ:- زندہ خدا کے زندہ ثبوت

مصنفہ مرزا شکر علی صاحب لاہور

جس میں آپ نے سادہ عام فہم اور موثر انداز میں اللہ تعالےٰ کی ہستی کے ثبوت دیئے ہیں اور احمدیت کی صداقت کو واضح کیا ہے۔ مخالفین کی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے اور احمدیت کی صداقت کے اظہار رکھنے یہ کتابچہ بہت مفید ہے قیمت ۸ر فی نسخہ

ملنے کا پتہ میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ۔ ضلع جھنگ

شکریہ احباب

میری والدہ محترمہ واہلیہ شیخ یوسف علی صاحب مرحوم سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز) کی وفات پر بہت سے دوستوں کی طرف سے تعزیت کے خطوط اور تار موصول ہوئے ہیں میں فرداً فرداً سب کو جواب دینے سے قاصر ہوں۔

اللہ تعالےٰ سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

شیخ مبارک احمد مکان نمبر T-385 شاہ چن چراغ راولپنڈی۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بیٹی عزیزہ امۃ الرشید بیگم نے افریقہ سے اطلاع دی ہے کہ اس کا سب سے چھوٹا بچہ کئی ماہ سے بیمار ہے اس کے لئے سب بزرگ دوست بھائی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کامل دے اور لمبی عمر دے آمین۔

(اہلیہ مرزا فتح الدین صاحب)

۲۔ مکرم ماسٹر محمد دین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع لائل پور سے ۱۳ روپے ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"عزیز عبدالباسط عمر دس سال مرگی کے مسلسل اور شدید دوروں کی وجہ سے بہت بیمار رہے ہیں۔"

قارئین کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو اپنے فضل کرم سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۳۔ عزیزہ راشدہ نسرین بنت میاں محمد عبدالقیوم صاحب راولپنڈی نے امسال اچھے نمبر دل پر میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے ان کی والدہ محترمہ نے ۔/۱۵ روپے مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کے لئے بھجوا کر خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ بچی کی مزید کامیابیوں اور خیر و برکت کے لئے دعا کی جائے سو ان کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعانت الفضل

محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ نے کسی مستحق کے نام چھ ماہ کے لئے روزانہ اخبار جاری کرایا ہے۔

بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے بچوں کو خیر و عافیت سے رکھے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین۔ (مینیجر الفضل)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۲۹ جون۔ سیاسی حلقوں نے صدر ایوب اور صدر سوکارنو کے مشترک اعلان میں کشمیر کے ذکر پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے بھارت اور پاکستان سے متعلق انڈونیشیا کی پالیسی میں اہم تغیر قرار دیا ہے ان حلقوں نے اس وقت کی یاد دہانی کرائی ہے جب انڈونیشیا بین الاقوامی کانفرنس میں کشمیر کے سوال پر بحث کرنا تو درکنار اس موضوع کے پیش کرنے کی بھی مخالفت کیا کرتا تھا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ اس سے بھارت ناراض ہو جائے گا اب انڈونیشیا افریشیائی ملکوں کے لئے مسئلہ کشمیر کو نہ صرف اہمیت دیتا ہے بلکہ وہ اس امر پر بھی آمادہ ہے کہ مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی تجویز ایسی کانفرنس میں پیش کرے لیکن ابھی یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ یہ تجویز کس شکل میں پیش کی جائے گی۔ بہر حال اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ انڈونیشیا کی پالیسی میں یہ تبدیلی اس لئے پیدا ہوئی ہے کہ بھارت کے بارے میں انڈونیشیا میں جو بھی مغالطہ موجود تھا وہ رفع ہو گیا ہے۔

○ بنکاک ۲۹ جون۔ وطن واپس جاتے ہوئے انڈونیشی وزیر خارجہ ڈاکٹر سباندریو نے یہاں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اگر انڈونیشیا پر زور دیا جائے تو وہ کشمیر کے مسئلہ پر بھارت اور پاکستان میں مصالحت کرانے کو تیار ہے لیکن وہ خود اس سلسلہ میں اپنی خدمات نہیں پیش کرے گا دوسری بنڈونگ کانفرنس کے بارے میں ڈاکٹر سباندریو نے بتایا کہ کانفرنس کے لئے تیاریاں دیر سے جاری ہیں لیکن ابتدائی اجلاس کے لئے مناسب وقت کا انتخاب ضروری ہے۔ تاہم آپ نے توقع ظاہر کی کہ یہ اجلاس اس سال کے آخر یا اگلے سال کے اوائل میں ہو سکے گا

○ جکارتہ ۲۹ جون انڈونیشیا نے آبنائے ملاکا میں اپنا بیڑا مضبوط کر لیا ہے تاکہ ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کر سکے۔

○ کراچی ۲۹ جون۔ معلوم ہوا ہے جولائی تا دسمبر کی درآمدی مدت کے لئے نئی درآمدی پالیسی کا اعلان ۳۰ جون کو راولپنڈی میں کیا جائے گا

○ لندن ۲۹ جون۔ برطانیہ کے سابق وزیر مملکت برائے امور خارجہ سر جوزف گوڈبر کو سر جان پروفیومو کی جگہ وزیر جنگ مقرر کیا گیا ہے یاد رہے کہ جان پروفیومو ماڈل گرل کرسٹین کیلر سے اپنے ناجائز تعلقات کے انکشاف کے بعد مستعفی ہو گئے۔

○ سائیگان ۲۹ جون۔ اسلحہ کے امریکی ذخیرہ میں بم پھٹنے کی وجہ سے کل سات افراد ہلاک اور ۲۱ مجروح ہوئے۔

○ کویت ۲۹ جون۔ جاپان اور کویت کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہو گئے ہیں کل جاپان کے نامزد سفیر نے سربراہ کویت کی خدمت میں اپنا اعتماد نامہ پیش کر دیا

○ خیرپور ۲۹ جون۔ مسٹر مصطفی حسین زیدی نے مسٹر مظہر علی شیخ سے ڈپٹی کمشنر خیرپور کے عہدے کا چارج لے لیا ہے۔ آخر الذکر جبری چھٹی پر جا رہے ہیں۔

○ کراچی ۲۹ جون۔ معلوم ہوا ہے واپڈا نے سابق سندھ میں سیم پر کنٹرول اور اراضی کی بحالی کے تین منصوبے تیار کئے ہیں جن پر پندرہ کروڑ ۲۶ لاکھ روپے خرچ ہوں گے ان منصوبوں کو تین ماہ کے اندر عملی جامہ پہنا دیا جائے گا۔

○ قاہرہ ۲۹ جون۔ متحدہ عرب جمہوریہ نے اپنے دفاعی بجٹ میں تیرہ فی صد اضافہ کر لیا ہے ۱۹۶۳-۶۴ء میں دفاعی بجٹ پر بطور مجموعی چھبیس کروڑ پچاس لاکھ ڈالر خرچ کئے جائیں گے لیکن ان اخراجات میں طیارہ ساز کارخانوں کے مصارف شامل نہیں ہیں۔

○ کابل ۲۹ جون۔ ایک اطلاع کے مطابق افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ اور ان کی ملکہ مغربی جرمنی کا نو روزہ سرکاری دورہ کریں گے، یہ دورہ ۶ اگست سے شروع ہوگا۔ شاہ ظاہر شاہ دو روز بون میں گزاریں گے اور باقی سات روز میں سارے ملک کا دورہ کریں گے۔

○ پشاور ۲۹ جون۔ کوہاٹ سے موصولہ ایک اطلاع کے مطابق وہاں آٹھ آدمی ایک ٹیوب ویل کھودتے ہوئے ہلاک ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کیڈٹ کالج کے ٹیوب ویل کی تنصیب کے سلسلہ میں ایک معمار اور سات مزدور کام کر رہے تھے۔ وہ کنوئیں میں اترے تو مٹی اچانک گر گئی جس سے آٹھوں افراد دب گئے۔ انہیں نکالنے کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہوئی ہیں۔

○ لاہور محکمہ زراعت کے آخری تخمینے کے مطابق اس سال چاول کی فصل کے زیر کاشت رقبے میں پچھلے سال کے مقابلے میں اڑسٹھ ہزار سات سو ایکڑ رقبے کی کمی ہوئی ہے۔
۱۹۶۲-۶۳ کے آخری تخمینے کے مطابق رقبے میں کمی کی وجہ سے چاول کی پیداوار میں بھی اکتیس ہزار چار سو ٹن کی کمی ہوگی اندازے کے مطابق اس سال صوبے میں چاول کی پیداوار دس لاکھ ستر ہزار سات سو ٹن ہوگی جب کہ پچھلے سال پیداوار کا اندازہ گیارہ لاکھ نو ہزار ایک سو ٹن تھا۔ چاول کی فصل کے زیر کاشت رقبے اور پیداوار کے لحاظ سے صوبے کے دوسرے ڈویژنوں میں خیرپور ڈویژن اول نمبر پر ہے اس ڈویژن میں زیر کاشت رقبے کا اندازہ آٹھ لاکھ ترانوے ہزار آٹھ سو ایکڑ پیداوار کا اندازہ تین لاکھ تریسٹھ ہزار پانچ سو ٹن ہے۔ مغربی پاکستان میں چاول کے زیر کاشت کل رقبے کا اندازہ انتیس لاکھ تیس ہزار چار سو ایکڑ لگایا گیا ہے کہ

● ملتان ۲۹ جون۔ مغربی پاکستان کے انسپکٹر جنرل پولیس جناب ایس ایم عالم نے کہا ہے کہ پولیس کمیشن کی سفارشات کے مطابق صوبائی پولیس کی نفری میں بہت جلد اضافہ کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ چہلم کے موقع پر فسادات کی روک تھام کے لئے خاص انتظامات کئے جا رہے ہیں

● نیویارک ۲۹ جون۔ صدر کینیڈی نے یہ تجویز منظور کر دی ہے کہ کسی شاعر کو بھی چاند پر بھیجا جائے تاکہ وہ چاند کے حسن کا قریب سے نظارہ کر سکے یہ تجویز امریکی فضائیہ کے ایک سابق افسر مسٹر اسٹیون ٹیگو نے صدر کینیڈی کے نام ایک خط میں پیش کی جسے خلائی پرواز کے قومی ادارے کو بھیج دیا گیا۔ ادارے نے کہا ہے کہ موجودہ منصوبوں کے تحت صرف تربیت یافتہ افراد کو بھیجا جائے گا۔

● بیروت ۲۹ جون۔ شام کی فوج میں حزب البعث اور صدر ناصر کے حامی گروپوں کے درمیان کشیدگی انتہائی خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے اور ملک میں خانہ جنگی شروع ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے قاہرہ کے اخبار الاہرام کی اطلاع کے مطابق سرحدی علاقوں میں دونوں فوجی گروپوں کے درمیان چھوٹی موٹی جھڑپوں کا سلسلہ پہلے ہی کئی ہفتے سے جاری ہے۔ یمن کے صدر عبد السلال کے مصر، شام اور عراق کے دورے کے بعد تینوں ملکوں میں مصالحت کے جو امکانات پیدا ہو گئے تھے۔ وہ پھر معدوم ہوتے جا رہے ہیں۔ دمشق ریڈیو کی طرف سے مصر کے خلاف پراپیگنڈے کی مہم پھر تیز ہو گئی ہے اور صدر ناصر پر الزام لگایا جا رہا ہے کہ وہ اپنے جاسوسوں کے ذریعہ شام میں خانہ جنگی کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

لندن ۲۹ جون۔ ایک برطانوی سائنسدان نے خبردار کیا ہے کہ فصلوں پر چھڑکی جانے والی کرم کش دوائیوں کے ذریعے امریکی اپنے آپ کو سست رفتاری کے ساتھ اثر کرنے والا زہر دے رہے ہیں یہ گمنام سائنسدان حال ہی میں امریکی حکومت کے لئے ان دواؤں کے مضر اثرات کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کر کے آیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں جب بھی امریکہ جاتا ہوں۔ امریکیوں کو زیادہ سست اور زیادہ غیر دلچسپ پاتا ہوں۔ اس کے خیال میں اس کا ایک سبب یہ زہریلی دوائیں ہیں۔ امریکہ میں گذشتہ سال ۲۵ کروڑ پونڈ کیڑے مار دوا استعمال کی گئی۔

● الاتحاد ـ ۲۹ جون۔ وزیر داخلہ شریف حسین بن احمد نے گذشتہ روز بتایا کہ جنوبی عرب فیڈریشن کی آزادی کے لئے برطانیہ کے ساتھ بات چیت جاری ہے۔ وفاقی کونسل کے ایک اجلاس میں جو چند روز قبل منعقد ہوا جنوبی عرب فیڈریشن کی آزادی کے لئے برطانیہ کے ساتھ مذاکرات شروع کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ کونسل نے وہ نئے قوانین بھی منظور کئے جن کی مدد سے حکومت کو ملک پر زیادہ سے زیادہ کنٹرول حاصل ہو جائے گا۔

● یروشلم ۲۹ جون۔ اسرائیل کے نئے وزیر اعظم مسٹر لیوی اشکول کی کابینہ نے حلف اٹھا لیا ہے۔ گذشتہ روز پارلیمنٹ میں بن گوریاں کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ دیا گیا تھا۔

● پیکنگ ۲۹ جون۔ چین نے تبت کے علاقہ سینگر میں بھارتی فوج کی مداخلت پر احتجاج کیا ہے۔ بھارتی وزارت خارجہ کے نام احتجاجی یادداشت میں کہا گیا ہے کہ ۱۲ جون کو بھارتی فوجی چینی علاقہ میں داخل ہو گئے اور نصف گھنٹہ تک اس علاقہ میں رہے۔

نیویارک ۲۹ جون۔ اخبار "نیویارک ٹائمز" نے اپنے اداریہ میں عراقی حکومت اور کردوں کے درمیان حالیہ جھڑپوں پر افسوس ظاہر کیا ہے اور کہا ہے کہ کردوں کو گذشتہ ایک ہزار سال کے عرصہ میں نہیں دبایا جا سکا اور سابق وزیر اعظم جنرل عبد الکریم قاسم بھی ان سے عاجز آ گئے تھے۔ اس لئے موجودہ حکومت بھی ان کی تخریبی کارروائیوں کا انسداد نہیں کر سکتی اخبار نے مزید کہا ہے کہ عراق کے شمالی صوبے میں فریقین کے درمیان جو خونریز لڑائی جاری ہے وہ ابھی جاری رہے گی کیونکہ کرد باغیوں کا زور توڑنا آسان کام نہیں۔

● لاہور ۲۹ جون۔ چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان مسٹر اے آر کارنیلیس آج شام لاہور سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں اور کراچی سے وہ برطانیہ کے پندرہ روزہ دورہ پر لندن روانہ ہوں گے۔ برٹش کونسل نے انہیں اس دورہ کی دعوت دی ہے۔

● دمشق ۲۹ جون۔ گذشتہ روز یہاں روس اور شام کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہوئے جس کے مطابق ایک کارخانہ قائم کرنے میں روس مالی اور فنی امداد فراہم کرے گا

● ڈبلن ۲۹ جون نئے پوپ پال ششم آئندہ منگل کو صدر کینیڈی کا استقبال کریں گے جب کہ وہ اٹلی کے دورے پر آئیں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲